سوال

(109)آدھے بازو کی شرٹ پہن کر نماز پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس دور میں ہمارے پاس کپڑوں کی کمی نہیں ہے لیکن اس کے باوجود بعض حضرات آدھے بازو والی شرٹ پہن کر نماز پڑھتے ہیں کیا اس سے نماز میں تو کوئی فرق نہیں آتا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''اے اولاد آدم! تم ہر مسجد میں حاضری کے وقت اپنی زینت یعنی لباس پہن لیا کرو۔'' (۷/الاعراف:۳۱)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہاں زینت سے مراد ایسا لباس ہے جو انسان کی شرم گاہ کو چھپا لے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں ستر پوشی فرض ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی، نمازی مرد پر ستر ڈھانپنے کے علاوہ کندھے پر کوئی کپڑا رکھنا ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر نماز پڑھنے کی ممانعت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہرگز کوئی ایسے کپڑے میں نماز نہ پڑھے کہ جس کا کوئی حصہ اس کے کندھے پر نہ ہو۔'' [صحیح بخاری:۳۵۹]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے اسے کپڑے کے دونوں کناروں کو اس کے مخالف سمت کے کندھے پر ڈال لینا چاہیے۔ [صحیح بخاری:۳۶۰]

اگر کپڑا تنگ ہو تو صرف ازار کے طور پر محض اپنا ستر ہی ڈھانپ لینا ضروری ہے، جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کپڑا تنگ ہو تو اس کا تہبند باندھ لو۔'' [صحیح بخاری:۳۶۱]

صورت مسئولہ میں نصف بازو والی بنیان یا قمیص پہن کر نماز ہو جاتی ہے، اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے اور نہ ہی ایسا کرنے سے ثواب میں کمی ہوتی ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:147